بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارہ ربیع الاول

کو صحابہ کرامؓ کا عمل اور ہم

مرتبہ

مبلغ اسلام
عبد الحمید

پتہ

مسجد المسلمین شہدادکوٹ (لاڑکانہ)
موبائل نمبر: 0301-3291314

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر سال ۱۲ ربیع الاول آتا ہے اور نام نہاد عاشقان رسولؐ اس روز دھوم دھام سے خوشیاں مناتے ہیں اور یہ بھی کہتے اور لکھتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول کو سب خوشیاں مناتے ہیں سوائے شیطان ابلیس کے۔

محترم قارئین کرام ہر باشعور شخص یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ جب اسے کوئی اچھی اور قیمتی چیز ملتی ہے تو وہ اس چیز کے ملنے پر خوشیاں مناتا ہے پھر جب وہی چیز اس سے واپس لے لی جاتی ہے یا چھین لی جاتی ہے تو پھر وہ شخص اس چیز کی خوشیاں بھول جاتا ہے بلکہ اس چیز کے چلے جانے کا افسوس اور غم کرتا ہے اور ہمیشہ اس چیز کے چلے جانے کا افسوس ہی کرتا رہتا ہے کہ مجھے ایسی اچھی چیز ملنے کے بعد مجھ سے چلی گئی یا مجھ سے لے لی گئی۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اچھی چیز نہ کوئی ہو سکتی ہے اور نہ ہی ہے۔ لیکن اب سمجھنا یہ ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو یہ اچھی چیز ہمیں ملی یا ہم سے واپس لے لی گئی۔

اس میں کسی کو بھی کوئی اختلاف نہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ میں ۵۳ ھ قبل ہجرت بروز پیر اور اس سال پیدا ہوئے جب ہاتھی والے ابرہہ اور اس کے لشکر نے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تھا

(فتح الربانی جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۰)

لیکن آپ کی ولادت کی تاریخ میں اختلاف ہے اس سلسلہ میں مورخین اور سیرت نگاروں کے بکثرت اقوال ملتے ہیں کسی نے دو، کسی نے آٹھ، کسی نے نو، کسی نے دس، کسی نے بارہ، کسی نے سترہ، کسی نے اٹھارہ کہا اور بعض تو بائیس ربیع الاول بتاتے ہیں لیکن اس قدر متفق علیہ ہے کہ وہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور پیر کا دن تھا۔

بارہ ربیع الاول کو خوشیاں منانے والوں کی ہی مشہور و معروف معتبر کتاب میں صاحب ہدایہ نے آٹھ ربیع الاول کو ہی نبی علیہ ﷺ کا یوم پیدائش قرار دیا ہے جو امام حمیدی نے ابن حزم سے نقل کیا ہے اور کئی دیگر آئمہ نے اسی کی تائید کی ہے کہ آپ کی یوم پیدائش آٹھ ربیع الاول ہے

(البدایہ والنہایہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۹)

لیکن تمام امت مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ۱۲ ربیع الاول بروز پیر کو ۶۳ سال کی عمر میں وفات ہوئی اور اس بات پر بھی تمام امت کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے محبت صحابہ کرامؓ سے بڑھ کر نہ کسی کو ہے اور نہ ہی کوئی کر سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے شدید محبت کرنے والے صحابہ کرامؓ کے دور مبارک میں بھی ہر سال بارہ ربیع الاول آتا تھا۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے تمام انسانوں سے زیادہ شدید ترین محبت کرنے والے اور آپ ﷺ پر مر مٹنے والے صحابہ کرامؓ کی بارہ ربیع الاول کو کیا کیفیت و حالت تھی ملاحظہ فرمائیں:۔

رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے چند روز پہلے باہر تشریف لائے اس حالت میں کہ آپ ﷺ کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ آ کر منبر پر بیٹھ گئے اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر فرمایا بے شک اللہ نے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ خواہ وہ دنیا میں رہنا پسند کرے خواہ اس چیز کو پسند کرے جو اللہ کے پاس ہے۔ اس بندہ نے اس چیز کو پسند کر لیا ہے جو اللہ کے پاس ہے۔ یہ سن کر ابو بکر صدیقؓ رونے لگے اور انہوں نے کہا ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو روتے ہوئے دیکھ کر حضرت ابو سعیدؓ اپنے دل میں کہنے لگے یہ بزرگ کیوں رو رہے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے رونے پر اوروں کو بھی تعجب ہوا اور کہنے لگے ان بزرگوار کو دیکھو، اگر کسی بندہ کو اللہ نے اختیار دیا اور اس بندہ نے دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو پسند کیا تو آخر اس میں رونے کی کیا بات ہے۔

حضرت ابو سعیدؓ کہا کرتے تھے کہ (ہمیں بعد میں معلوم ہوا کہ وہ بندہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے) حضرت ابو بکر صدیقؓ ہم سب سے زیادہ عالم تھے (لہٰذا وہ ہم سب سے پہلے سمجھ گئے کہ اب رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا ہونے والے ہیں اس لئے جدائی کا غم کر کے رونے لگے) حضرت ابو بکر صدیقؓ کو روتے ہوئے دیکھ کر انہیں تسلی دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابو بکر صدیقؓ روؤ نہیں اور آپ ﷺ نے پھر فرمایا یقیناً اپنی صحبت اور مال کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر صدیقؓ ہیں اگر اپنی امت میں سے میں کسی کو خلیل بناتا تو

ابوبکر صدیقؓ کو بناتا لیکن اسلامی اخوت اور محبت بھی بہت اچھی چیز ہے جن لوگوں کے گھر کے دروازے مسجد میں کھلتے ہیں وہ سب بند کر دیے جائیں سوائے ابوبکر صدیقؓ کے دروازے کے

(ماخذ صحیح بخاری و صحیح مسلم)

محترم قارئین کرام اس واقعہ پر ذرا غور فرمائیں کہ اسی ربیع الاول کے مہینے میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ جیسے جلیل القدر صحابیؓ تو روئیں اور آج کے مسلمان خوشیاں منائیں۔ کیا آج کے نام نہاد عاشقان رسولؐ کا عمل صحیح ہے یا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا عمل صحیح تھا فیصلہ آپ خود فرمائیں۔

رسول اللہ ﷺ کی وفات سے چند روز پہلے کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیں:۔

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ (آپؐ کی وفات سے چند روز پہلے) آپؐ کی بیماری کے دوران حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عباسؓ کا انصار کی ایک مجلس پر سے گزر ہوا اور دیکھا کہ (یہ لوگ یعنی انصار) رو رہے ہیں۔ تو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عباسؓ نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ کیوں رو رہے ہو یعنی آپ لوگوں کے رونے کا سبب کیا ہے؟ تو انصار نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس یاد آ رہی ہے (اور اب عنقریب ہم اس سے محروم ہو جائیں گے) حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر انصار کی یہ کیفیت بیان کی۔ (تو انصار کی یہ رونے کی کیفیت سن کر) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ صحابہؓ کے ساتھ آپؐ کی یہ آخری مجلس تھی اس کے بعد آپ منبر پر تشریف فرما نہ ہو سکے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ ایک بڑی چادر اپنے شانوں پر ڈالے ہوئے تھے اور (آپؐ نے) اپنے سر پر ایک پٹی باندھ رکھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا (لوگو! میرے قریب آ جاؤ) صحابہ کرامؓ آپؐ کے قریب جمع ہو گئے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا (اما بعد! میں تم کو انصار کے بارہ میں وصیت کرتا ہوں یہ لوگ میرے مخلص اور کھرے راز داں ہیں جو فرض ان پر عائد ہوتا تھا وہ انہوں نے پورا کر دیا اور جس حسن سلوک کے وہ

مستحق ہیں انہیں پورا کرنا ابھی باقی ہے (اس لئے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں) کہ ان کے نیک کردار آدمی کی قدر کرنا اور اگر ان میں سے کوئی غلطی کر بیٹھے تو اس سے درگزر کرنا۔)

(ماخذ صحیح بخاری)

محترم قارئین کرام! ذرا سوچیں کہ انصار تو اپنی مجلسوں سے آپ ؐ کی علیحدگی پر رو رہے تھے اور آج کے نام نہاد عاشقان رسول ؐ خوشیاں مناتے ہیں تو لہٰذا آپ ؐ کے انصار صحابہ کرام ؓ کا عمل درست تھا یا آج کے مسلمانوں کا عمل درست ہے؟ فیصلہ آپ خود فرمائیں۔

اسی واقعہ پر آپ ؐ کی لخت جگر اور جنتی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ ؓ کا عمل ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ کو بلوایا۔ جب وہ آئیں تو آپ نے فرمایا (اے بیٹی مرحبا) پھر چپکے سے حضرت فاطمہ ؓ کے کان میں کہا "ہر سال جبریل ؑ مجھ سے قرآن کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے اور اس سال دو مرتبہ دور کیا، میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آ گئی ہے اور میں اسی مرض میں انتقال کرنے والا ہوں" حضرت فاطمہ ؓ (یہ سن کر) رونے لگیں (جب حضرت فاطمہ ؓ رونے لگیں) تو آپ ؐ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا تم میرے اہل بیت میں سب سے پہلے مجھ سے ملو گی۔ اور کہا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو۔ یہ سن کر حضرت فاطمہ ؓ ہنسنے لگیں۔ (ماخذ صحیح بخاری و صحیح مسلم)

محترم قارئین کرام آپ نے غور فرمایا! کہ ۱۲ ربیع الاول کو ہونے والے واقعہ کی خبر سن کر حضرت فاطمہ ؓ جیسی ہستی تو رونے لگیں لیکن آج کا مسلمان خوشیاں منائے۔ صحیح عمل آج کے مسلمان کا ہے یا حضرت فاطمہ ؓ کا؟ فیصلہ آپ خود فرمائیں۔

محترم قارئین کرام (رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آتا جا رہا تھا کہ) رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے کمر لگائے بیٹھے تھے اور یہ پڑھ رہے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ یعنی اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما دے اور مجھے

رفیق (اعلیٰ) سے ملادے) اسی اثناء میں مرض نے شدت اختیار کی، تو رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی یہ دیکھ کر حضرت فاطمہؓ رونے لگیں اور کہنے لگیں "ہائے میرے ابا جان کی تکلیف" رسول اللہ ﷺ نے (حضرت فاطمہؓ کو روتے ہوئے دیکھ کر تسلی دیتے ہوئے) فرمایا۔ آج کے بعد تمہارے والد کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی (ماخذ صحیح بخاری وصحیح مسلم)

محترم قارئین کرام ذرا غور فرمائیں کہ ۱۲ ربیع الاول کے دن حضرت فاطمہؓ تو رو رہی ہیں اور آپؐ اپنی لخت جگر کو تسلی دے رہے ہیں اور آج کے نام نہاد عاشقان رسولؐ خوشیاں منائیں۔ اس روز حضرت فاطمہؓ کا عمل صحیح تھا یا آج کے مسلمانوں کا عمل صحیح ہے فیصلہ آپ خود فرمائیں۔

محترم قارئین کرام یہ تو تھے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے آپ کی جدائی محسوس کرنے پر صحابہ کرامؓ کا عمل لیکن اب ۱۱ ھ ہجری کو ربیع الاول کے مہینے کی بارہ تاریخ کے دن کا وہ وقت آن پہنچا کہ جب آپؐ اس دنیا فانی سے تشریف لے جارہے ہیں ملاحظہ فرمائیں:۔

پیر کے دن کی آخری ساعتیں تھیں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی باری کا دن تھا رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گود میں سر رکھے ہوئے لیٹے تھے کہ آپؐ پانی میں ہاتھ ڈال کر اپنے چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اور فرماتے) بیشک موت کے وقت جان کنی ہوتی ہے پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک کھڑا کیا اور اپنی انگلی آسمان کی طرف کی اور تین دفعہ فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاجْعَلْنِیْ مَعَ الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یہ کلمات فرمانے کے بعد آپؐ (حضرت عائشہؓ) کی گود میں جھک پڑے اور آپؐ کا ہاتھ نیچے ہوگیا (اور آپ کی وفات ہوگئی)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے معلوم بھی نہ ہو سکا کہ (کس وقت) آپ کی وفات ہوگئی۔ وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ ایک موٹا تہبند باندھے ہوئے اور ایک موٹی چادر اوڑھے ہوئے تھے (ماخذ صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ (صحیح بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

جس وقت رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے مکان پر تھے جو مقام سخ میں واقع تھا۔ آپ کی وفات کی خبر سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور مسجد نبوی میں گئے اور کسی سے بات نہیں کی پھر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے مکان میں تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، اس وقت رسول اللہ ﷺ کو حبرہ کی ایک چادر اوڑھا دی گئی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے (چادر کو ہٹا کر) آپ کا چہرہ مبارک کھولا اور جھک کر آپؐ کا بوسہ لیا پھر رونے لگے اور کہنے لگے میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہو جائیں۔

وَاللّٰہِ لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ عَلَیْکَ مَوْتَتَیْنِ اَمَّا الْمَوْتَۃُ الَّتِیْ کُتِبَتْ عَلَیْکَ فَقَدْ مُتَّھَا (صحیح بخاری)

(اے اللہ کے نبیؐ) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ آپؐ پر دو موتیں کبھی جمع نہ کریگا بس ایک ہی موت تھی جو آپؐ کے لئے لکھی گئی تھی اور وہ آپؐ کو حاصل ہو چکی۔

آپؐ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ باہر تشریف لائے اس وقت حضرت عمرؓ لوگوں میں تقریر کر رہے تھے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کی قسم اللہ آپؐ کو پھر زندہ کرے گا اور آپؐ (مفسد) لوگوں کے ہاتھ پیر کاٹیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے کہا اے قسم کھانے والے بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمرؓ نے ان کے اس کہنے پر کوئی توجہ نہیں کی (اور برابر تقریر کرتے رہے) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پھر کہا (اے عمرؓ) بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمرؓ پھر بھی نہ بیٹھے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خطبہ پڑھنا شروع کر دیا۔ تو تمام

صحابہ کرامؓ حضرت عمرؓ کو چھوڑ کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ بھی خاموش ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تقریر سننے لگے

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر اما بعد کہنے کے بعد فرمایا لوگو سن لو!

مَنْ كَانَ مِنكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا قَدْمَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَیٌّ لَا يَمُوتُ
(صحیح بخاری)

تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو (اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ) بلا شبہ محمد ﷺ تو وفات پا چکے ہیں۔ اور جو شخص اللہ عزّ وجلّ کی عبادت کرتا تھا تو بیشک اللہ عزّ وجلّ زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہ آئے گی۔

اور اے لوگو سن لو! اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے کہ:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ
(زمر ۳۰)

(اے رسولؐ) بیشک آپؐ مرنے والے ہیں اور یہ بھی مرنے والے ہیں۔

اے لوگو سن لو! اللہ تعالیٰ کا ایک اور فرمان مبارک ہے کہ:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ
(آل عمران ۱۴۴)

اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہی تو ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں، اگر یہ (محمدؐ) وفات پا جائیں یا انہیں قتل کر دیا جائے تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور (یاد رکھنا جو کفر کی طرف) الٹے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا، اللہ شکر گزار بندوں ہی کو ثواب عظیم دیتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا یہ خطبہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا:

وَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا سَمِعْتُ اَبَابَکْرٍؓ تَلَاھَا فَعَقِرْتُ حَتّٰی مَا تُقِلُّنِیْ رِجْلَایَ وَحَتّٰی اَھْوَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ حِیْنَ سَمِعْتُہٗ تَلَاھَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْمَاتَ

(صحیح بخاری)

اللہ کی قسم ایسا معلوم ہوا کہ میں نے یہ آیتیں کبھی سنی ہی نہ تھیں جب ابوبکرؓ نے پڑھیں تو میں نے سنی اس وقت (آپ کی وفات کی خبر سن کر) میں سہم گیا اور میرے پاؤں نہیں اٹھتے تھے اور میں (غم کے مارے) زمین پر گر گیا۔ جیسے ہی میں نے ابوبکرؓ سے یہ آیتیں سنیں تو مجھے یقین ہوگیا کہ واقعی نبی ﷺ کی وفات ہوگئی ہے۔

حضرت انس نے فرمایا کہ:

فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ یَا اَبَتَاہُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاہُ یَا اَبَتَاہُ مَنْ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاہُ

(صحیح بخاری)

جب نبی ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت فاطمہؓ رونے لگی (اور شدت غم سے روتے روتے ان کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکل گئے) اے میرے ابا جان اللہ نے آپ کو اپنی طرف بلایا آپ نے حکم کی تعمیل کی۔ اے میرے ابا جان آپ کا مقام جنت الفردوس ہے۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ: اللہ کی قسم اس وقت غم کے مارے صحابہ کرامؓ کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ کسی کو یہ یاد ہی نہیں رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں بھی نازل فرمائی ہیں۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ آیتیں تلاوت کیں تو ان سے سن کر صحابہ کرامؓ کو یہ آیتیں یاد آئیں پھر ہر شخص (صحابیؓ) کی زبان پر یہی آیتیں تھیں۔ اور تمام صحابہ کرامؓ ان آیات کی تلاوت کر رہے تھے

اور بے اختیار رو رہے تھے (ماخذ صحیح بخاری)

تبصرہ: محترم قارئین کرام آپ ذرا غور فرمائیں کہ ۱۲ ربیع الاول کو محمد الرسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر سن کر آپ کی لخت جگر حضرت فاطمہؓ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور دوسرے تمام جلیل القدر صحابہ کرامؓ کی تو یہ حالت تھی کہ غم کے مارے ان پر دہشت طاری ہوگئی اور حواس گم کر بیٹھے۔ بعض خاموش ہو گئے اور بعض پر جنون غالب آ گیا اور تمام صحابہ کرامؓ مندرجہ بالا آیات پڑھ پڑھ کر دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے اور آج کے نام نہاد عاشقان رسول خوشیاں مناتے ہیں اور اپنی زبانوں سے کہتے ہیں اور بینروں پر لکھتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول کو سب خوشیاں مناتے ہیں سوائے شیطان ابلیس کے۔ محترم قارئین کرام اب فیصلہ آپ خود کریں کہ ۱۲ ربیع الاول کے دن صحابہ کرامؓ کا عمل صحیح تھا یا آج کے نام نہاد عاشقان رسول کا عمل صحیح ہے۔

محترم قارئین کرام اب تک میں آپ کو نبی ﷺ کی وفات سے پہلے آپ کی جدائی کا اندازہ لگنے پر اور پھر آپ کی وفات کے وقت صحابہ کرامؓ کا عمل بتا چکا ہوں اب میں آپ کی خدمت میں نبی ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ کا عمل بتاتا ہوں ملاحظہ فرمائیں:

وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کو تین سفید سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا جو یمن کے ایک گاؤں سحول میں بنے گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر میں ہی قبر کی لحد کے اندر دفن کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کو گھر میں پوشیدہ رکھا گیا تا کہ کہیں لوگ اس کو سجدہ گاہ نہ بنالیں (ماخذ صحیح بخاری)

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ:

فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ التُّرَابَ (صحیح بخاری)	جب رسول اللہ ﷺ دفنائے جا چکے تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا۔ اے انسؓ تم نے یہ کیسے گوارا کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ پر مٹی ڈالو۔

نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفۃ المسلمین بننے کے بعد ایک روز حضرت عمرؓ سے کہنے لگے:

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّىْ لَا اَبْكِىْ اَنِّىْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلٰكِنْ اَبْكِىْ اَنَّ الْوَحْىَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا

(صحیح مسلم)

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ایک روز حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا اے عمرؓ رسول اللہ ﷺ (اکثر) ام ایمنؓ سے ملاقات کے لئے تشریف لیجایا کرتے تھے اس لئے (نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے) چلو آج ہم بھی ام ایمنؓ سے ملاقات کرنے ان کے گھر چلیں۔ الغرض حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ دونوں حضرت ام ایمنؓ سے ملاقات کرنے کے ارادے سے ان کے گھر پہنچے تو حضرت ام ایمنؓ (انہیں دیکھ کر) رونے لگی۔ حضرت ام ایمنؓ کو روتے ہوئے دیکھ کر حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا آپ کیوں روتی ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ کے پاس جو کچھ رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے وہ بہتر ہی بہتر ہے۔ تو حضرت ام ایمنؓ نے جواب میں کہا میں اس لئے نہیں رو رہی ہوں کہ میں یہ نہیں جانتی کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس کے رسول ﷺ کے لئے بہتر ہے بلکہ میں تو اس لئے رو رہی ہوں کہ (آپ کی وفات کے بعد) آسمان سے وحی آنی بند ہوگئی یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ بھی بے ساختہ زور زور سے رونے لگے۔

نوٹ: بُکَاءٌ ، بُکی کے معنی آواز سے رونا ہے۔

حضرت ام ایمنؓ اسامہ بن زیدؓ کی ماں تھیں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی پرورش کی تھی

تبصرہ: محترم قارئین کرام آپ ذرا غور فرمائیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت ام ایمنؓ جیسی جلیل القدر ہستیاں تو رسول اللہ ﷺ کی ۱۲ ربیع الاول کو وفات کے بعد آپ کو یاد کر کر کے رویا کرتے تھے لیکن آج کے نام نہاد عاشقان رسولؐ خوشیاں مناتے ہیں اور اپنی زبانوں سے کہتے ہیں اور اپنی تحریروں میں لکھتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول کو سب خوشیاں مناتے ہیں سوائے شیطان ابلیس کے۔

اس مندرجہ بالا پوری تفصیل کے بعد اب میں قارئین کرام کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ خود سوچیں اور غور و فکر کریں کہ ۱۲ ربیع الاول کے بارے میں صحابہ کرام کا عمل صحیح تھا یا آج کے مسلمانوں کا عمل صحیح ہے۔

اس کے علاوہ صحابہ کرامؓ کے طریقے پر خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کا سچا اور پکا عاشق بننے اور آپؐ کی سنتوں پر سختی سے عمل کرنے اور کروانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ہی حکم مبارک فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّهَا پر عمل کرتے ہوئے تمام فرقوں سے علیحدہ ہو کر آپؐ کے ہی حکم مبارک تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) کو مان کر جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کریں اور فرقہ واریت کے خلاف جدوجہد اور موجودہ تمام فرقوں کو متحد کرنے کی جدوجہد میں جماعت المسلمین کا ساتھ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مرتبہ: عبد الحمید

پتہ: مسجد المسلمین شہداد کوٹ ضلع لاڑکانہ

یکم ربیع الاول ۱۴۲۷ھ 31 مارچ 2006ء